113867-سرکاری شادی کا حکم

سوال

کیا اسلام میں سرکاری (غیر شرعی عدالت میں) شادی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

دین اسلام میں شادی کے کچھ ارکان و شروط ہیں اگر یہ ارکان اور شروط متوفر ہوں تو یہ شادی صحیح ہوگی.

شادی کے ارکان درج ذیل ہیں :

ایجاب و قبول :

ایجاب یہ ہے کہ عورت کا ولی یہ الفاظ کہے : میں نے فلاں لڑکی یا اپنی بیٹی یا بہن تیرے نکاح میں دی.

اور قبول یہ ہے کہ : جو لڑکا اس عورت سے شادی کر رہا ہے وہ کہے : میں نے فلاں لڑکی سے شادی قبول کی.

نکاح کی شروط :

خاوند اور بیوی کی تعیین اور دونوں کی رضامندی کے بعد ولی یا اس کا وکیل دو مسلمان عادل گواہوں کی موجودگی میں عقد نکاح کرے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر نکاح کا اعلان ہو جائے اور لوگوں کو نکاح کا علم ہو جائے تو پھر دو گواہوں کا کوئی ضرورت نہیں رہتی.

اگر غیر شرعی عدالت میں سرکاری نکاح سے نکاح کی توثیق یا رجسٹر کرانا مراد ہے تا کہ حقوق محفوظ رہیں اور ضائع ہونے سے بچ جائیں تو یہ چیز مطلوب ہے، اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر اس نکاح میں نکاح کی شروط متوفر نہ ہوں یا پھر ایسا کرنے میں باطل قسم کی اشیاء مرتب ہوتی ہوں جو طلاق وغیرہ سے تعلق رکھے تو پھر ایسا کرنا جائز نہیں ہے.

لیکن اگر نکاح کی توثیق اس کے بغیر نہ کرائی سکتی ہو یا پھر انسان ایسا کرنے پر مجبور ہو تو وہ کسی اسلامک سینٹر میں شرعی نکاح کرا کر اس طرح کی عدالتوں میں جا کر نکاح کرا سکتا ہے، لیکن وہ یہ عزم رکھے کہ جھگڑے اور اختلاف کی حالت میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرائے گا.

لیکن اسے ان عدالتوں میں نکاح کراتے وقت ان باطل اور غیر شرعی رسم و رواج سے اجتناب کرنا ہو گا جو بعض ممالک میں نکاح کے وقت کیے جاتے ہیں.

ہماری یورپی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں گزارش ہے کہ وہ عقد نکاح کے امور کو قانونی طور پر اسلامک سینٹر میں درج کرانے کی کوشش کریں، اور دوسرے سرکاری اداروں کی طرف رجوع مت کریں.

واللہ اعلم.